برسرِ اقتدار پارٹی سے جُڑے مسلم قائدین میں قانونی اعتبار سے مسلمانوں کے تعلق سے کھلے عام زبان کھولنے کی جراء ت ! دیر آید درست آید۔

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

9372822580

مسلمانوں کے تعلق سے ہونے والی حق تلفیاں، ان سے کی جانے والی ناانصافیاں، ان کے لئے مختص یوجناؤں سے ان کو محروم رکھنا وغیرہ وغیرہ کے تعلق سے سہیادری، ملبار ھل، ممبئ میں منعقد نیشنل مائناریٹی کمیشن، دہلی کی میٹنگ ہو یا کسی اور کمیشن، منسٹر یا بڑے سے بڑے سیاست داں کا جلسہ ہو، برسہا برس سے یہ سننے کو کان ترس گئے تھے کہ ایک مسلم آواز بذریعۂ مستند اور ٹھوس قانونی، سرکاری احکامات اور عدالتی فیصلہ جات پر مبنی بحث و مباحثہ کرے۔ برخلاف اس کے ذہنی کرب و اضطراب سے گزرنا پڑتا تھا بالخصوص ایسے مواقع پر، جہاں مسلم لیڈران کو موقع ہوتا تھا کہ وہ گرم لوہے پر ہتھوڑا مارے۔ لیکن وہاں سوائے شخص پسندی اور چاپلوسی کے کچھ سننے نہیں ملتا تھا۔ مثال کے طور سے ایک مرتبہ خود آر۔ آر پاٹل صاحب نے ایک میٹنگ میں علیٰ الاعلان کہا تھا کہ فلاں مسلم لیڈر نہ خود سوتا ہے اور نہ مجھے سونے دیتا ہے۔ الصبح آکر میرے آفس میں بیٹھ جاتا ہے۔ اس اعلان سے اس مسلم لیڈر کی حکومت میں زبردست گھس پکڑ کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ تجربہ یہ کہتا ہے کہ اس گھس پکڑ سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں ملا۔ بات سے بات نکلی ہے تو یہ بھی بتاتا چلوں Maha. State Minority Commission Act, 2004 کے سیکشن ۱۰ کے تحت اقلیت کے تحفظ کے تعلق سے نگرانی رکھنا اور بالخصوص Section 10(k) کے تحت وزیراعظم کے 15 نکاتی پروگرام پر عمل درآمدگی کے تعلق سے نگرانی رکھنے کی قانون ذمہّ داری اسٹیٹ کمیشن کی ہے۔ وزیراعظم کے 15 نکاتی پروگرام میں Communal Harmony کے تعلق سے ہدایت ہے اور خوش قسمتی سے متذکرہ Section 10 کو مکمل طور سے عملی جامع پہنانے کے تعلق سے مکمل اختیارات آر۔ آر۔ پاٹل صاحب کے نورِنظران مسلم رہنما کو ہے۔ لہٰذا ان کی ذمہ داری ہے کہ پاٹل صاحب کے یہاں صبح حاضری لگانے سے پہلے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر سرسری نظر ڈال کر اور مہاراشٹر کے تمام اضلاع میں کمیشن کے نمائندوں کی طرف سے ان کے اضلاع میں دنگا فساد جیسے حسّاس مسائل پر معلومات لیتے ہوئے جائیں۔ ابھی حال ہی میں دھولیہ ضلع کے نرڈانا شہر میں برپا فساد کے تعلق سے مراٹھی اخبارات میں چھپی تصویروں اور دیگر مستند شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں میں گھس کر ایک بہت بڑے گروہ نے توڑ پھوڑ کی یہاں تک کہ مسجد کی بے حرمتی بھی کی۔ لیکن پولس حکام کے جانب دارانہ رویہّ نے یہ ثابت کردیا کہ یہ محکمہ صرف مسلمانوں کا نہیں مروّجہ قوانین کا بھی دشمن ہے۔ کیونکہ جہاں لاکھوں کے مالی نقصان اور شہر کے نظم وضبط کو تہس نہس کردیا گیا ہو، وہاں تعزیراتِ ہند کے Section 436, 352,390, 402 تا 441, 462 وغیرہ سیکشن میں سے بہت سارے سیکشن کے تحت بلوائیوں پر سنگین گناہ داخل ہونا چاہیے تھا لیکن افسوس کہ قانون سے کھلواڑ کی اور قانونی اختیارات کے بیجا استعمال کی ننگی اور برہنہ تصویر دیکھئے کہ پولس کی طرف سے بلوائیوں کے خلاف Section 435 جو صرف 100 روپئے تک کہ معمولی نقصان پر لگایا جاتا ہے وہ لگا کر بلوائیوں کو کورٹ میں حاضر کیا گیا جہاں ضمانت ملنا فطری بات تھی۔

جب کہ بمطابق پولس ایک غیر مسلم بالغ گریجویٹ لڑکی، گھر سے کئی گھنٹے غائب رہتی ہے تو ایک نوجوان مسلم لڑکے اور اس کے خاندان کا ریمانڈ اس لئے مانگا جاتا ہے کہ پولس کو شک ہے کہ یہ لڑکا ڈپلوما ہولڈر ہے سورت اور دبئ وغیرہ جا کر آیا ہے، اس کے کسی سنگھٹنا سے ربط ضبط کے امکانات ہیں، یہ لڑکا لڑکیاں سپلائے کرتا ہے اس کی جانب سے ڈاٹا جمع کرنا ہے۔ ظلم کی حد تو دیکھئے کہ لڑکا رہنے والا سورت کا اور نرڈانا سے اس کے ماموں کے خاندان والوں کو بھی حراست میں لے لیا جاتا ہے اور ان کی رمانڈ کے لئے سرکاری وکیل زبردست کوشش میں لگے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ ان بے چاروں کا نام تو اس کیس کے ایف۔ آئے۔ آر میں بھی درج نہیں ہے۔ اتنے سنگین معاملے پر پاٹل صاحب کے متذکرہ نورِنظر، جن پر قانونی طور سے ذمہّ داری بھی عائد ہوتی تھی انھوں نے دھولیہ آکر ایس۔ پی سے تحقیقات کر کے پاٹل صاحب کو کم سے کم پولس کی طرف سے برتی گئی کوتاہیوں سے اور ایک فرقے کی زبردست دل آزاری کے تعلق سے کچھ نہ بتایا۔

نرڈانا جیسے واقعات سے اب یقین ہوتا چلا آرہا ہے کہ ایک طرف تو ہر پلیٹ فارم سے حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ مسلمانوں میں تعلیم عام ہونا چاہیے جبکہ دوسری طرف انتظامیہ میں شامل زعفرانی ذہنیت کے افسران کی نگاہ مسلم تعلیم یافتہ لوگوں کو ہی نشانہ بنا رہی ہے! حالات یہ ہوگئے ہیں کہ پڑھو تو جیل جاؤ اور نہیں پڑھو تو کھانے کے لالے پڑے ہیں۔ کرے تو کیا کرے؟؟؟ شاید اسی لئے اردو ٹائمز کی ایک قریبی اشاعت میں فاروق انصاری صاحب کو یہ لکھنا پڑا کہ اب سوائے اللہ سے دُعا کے کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔

اسی کیس میں گرفتارشدگان لڑکے کے رشتے داروں کی طرف سے عدالت میں کھڑے دھولیہ کے ایک مشہور و معروف غیر مسلم وکیل جناب دیویندر تور صاحب کی روح تلملا اٹھی اور ان کو کیس کی نسبت سے براہِ راست نہ صحیح لیکن عدالت میں یہ کہنا پڑا کہ ایک فرقہ سنگین ظلم کرتا ہے تو 435 جیسا معمولی سیکشن بلوائیوں پر لگایا جاتا ہے کیا پولس کو Section 436 لگانا نہیں چاہیے تھا۔ یہ ثبوت ہے اللہ جس سے چاہے اس سے حق و انصاف کا کام لے سکتا ہے۔ یہ معاملہ صرف ایک فرقے کے ساتھ زیادتی کا نہیں بلکہ فصیل کے ذریعے ہی فصل کو برباد کرنے کا معاملہ ہے۔ ایسے واقعات کے تعلق سے فاضل سپریم کورٹ نے ظہیرہ شیخ معاملے میں بڑے غم و غصّے کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ فصیل ہی فصل کو کھانے لگے گی تو ملک کے لاء اینڈ آرڈر کا کیا ہوگا؟ چند آوارہ لڑکوں کے ہاتھ میں قانون کھلواڑ بنا ہوا ہے۔ نرڈانا میں متذکرہ پولس رویے کو دیکھتے ہوئے مجبوراً یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ملک میں جہاں کہیں مسلمان نوجوان تعلیم یافتہ لڑکوں کو دہشت گرد بتلا کر گرفتار کیا جا رہا ہے وہ سوچی سمجھی ایک منظّم سازش ہے۔ منسے کے لیڈران ممبئ میں ظلم زیادتی کرتے ہیں تو فیڈریشن ریٹیل ٹریڈرس...... فوراً ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور فاضل جسٹس جے۔ این۔ پٹیل صاحب پر مشتمل بینچ غصّہ میں آکر یہ کہتا ہے کہ دھمکی آمیز گُنڈا گردی، دہشت گردی سے زیادہ خطرناک ہے۔ حکومت کو بُری طرح پھٹکار لگاتے ہوئے بینچ کہتا ہے کہ منسے کی جگہ ایک عام آدمی ہوتا تو اب تک وہ سلاخوں کے پیچھے نظر آتا اور پہلے پولس اس کا ۱۵ دنوں کا ریمانڈ حاصل کرتی، اس کے بعد دو مہینے تک وہ ضمانت کے بغیر عدالتی تحویل میں ہوتا۔ افسوس، صد افسوس! ہمارے یہاں ایسی

تنظیموں کا فقدان ہے جو ہر ظلم وزیادتی کے خلاف عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہے۔ رہا اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن کا سوال جن کے پاس اختیار بھی ہے اور جن پر قانوناً ذمہ داری بھی اور جو حکومت کے لاڈلے بھی ہیں ان کے تعلق سے اتنا ہی کہتا چلو کہ میرے اللہ ان کو نیک ہدایت دے۔

القصہ مختصر یہ کہ جہاں بولنا چاہیے اور جس انداز سے بولنا چاہیے اس چیز کو ہمارے لیڈر سمجھ نہیں پا رہے ہیں یا سمجھ کر بھی اپنی لال بتی کی گاڑی اور کرسی کو نقصان میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایسے واقعات سے ہی مسلمانوں میں تمام تر مسلم قیادت پر سے بھروسہ اٹھتا جا رہا ہے اور مسلم قیادت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ حالانکہ آج بھی مسلم قیادت میں قوم کے ہمدرد موجود ہیں۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ایسی ایک قیادت کے تعلق سے حقیقت پر مبنی اور خوف خدا رکھتے ہوئے کچھ کہوں۔ ایسے ہی ہمدردوں میں سے کسی ایک ہمدرد کے تعلق سے اخبارات اور میگزین میں جو کچھ پڑھنے سننے ملا اور کچھ دستاویز بھی حاصل ہوئے جن سے مسلم قیادت میں ایک روشنی نظر آتی ہے۔ خدا ربّ العزت جانتا ہے یہاں کسی کو ذلیل کرنا یا کسی کی خوشامد اور چاپلوسی کرنا نہیں ہے جو حقیقت پیش کی جا رہی ہے اس کا مقصد حوصلہ افزائی ضرور ہے۔

راشٹروادی کانگریس پارٹی کی طرف سے شہر واسکو (گوا) میں ۲۳/اگست ۲۰۰۸ء کو این۔سی۔پی۔ مائناریٹیز لیڈران کا نیشنل سیمینار منعقد ہوا اور اس کے بعد پونہ میں راشٹروادی کانگریس پارٹی اقلیتی ڈپارٹمینٹ کے دو سیمینار ۲۵/اگست اور ۳۱/اگست کو منعقد کئے گئے اور ستمبر ۲۰۰۸ء کے راشٹروادی کے مکھ پتر یا میگزین میں جو روداد ایک مسلم لیڈر نے جس قانونی طریقے سے بیان کی اور حکومت کو ایک بل پر قانونی نکات پر مبنی ایک خط لکھا یہ ایک اچھی ہی نہیں بلکہ خوش آئند بات ہے۔ اگر اس طرح کی کوششیں ہمارے دو چار مسلم قائدین کرتے رہیں تو برسر اقتدار پارٹی کو ہمیں انصاف دینے کے لئے قانوناً مجبور ہونا پڑے گا۔

مختصر تفصیل یہ کہ راشٹروادی کانگریس، مہاراشٹر، مائناریٹی ڈپارٹمینٹ کے صدر جناب حبیب فقہی صاحب نے گوا میں اپنی تقریر میں آئینِ ہند میں درج آرٹیکل ۴۵ اور آرٹیکل 21A کے تعلق سے، ۱۹۸۶ کی تعلیمی پالیسی کی روشنی میں، رائٹ ٹو ایجوکیشن بل کی روشنی میں، ایس۔سی۔او۔بی۔سی کے تعلق سے، رادھا کرشن کمیشن، آچاریہ رام مورتی کمیٹی وغیرہ وغیرہ کی روشنی میں بات کی ہے۔

اس طرح سے مورخہ ۲۵/اگست ۲۰۰۸ء اور ۳۱/اگست ۲۰۰۸ء جس میں این۔سی۔پی کے نیشنل لیڈر عالی جناب شرد پوار صاحب حاضر تھے۔ ان دو میٹنگ کے علاوہ راشٹروادی وچار، جو پارٹی کا مکھ پتر ہے اس کے ستمبر ۲۰۰۸ء کی اشاعت میں موصوف نے ۱۹۹۳ء کے فاضل سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ کا تذکرہ کیا۔ ۲۰۰۲ء میں ۸۶ ویں آئین میں اصلاح جس میں آرٹیکل 21A شامل کیا گیا اس کا ذکر کیا۔ قائم نان گرانٹ شر& Bombay Primary Education Act, 1947 Rules 1949 کے Rule No. 108 کے حوالے، ۸/نومبر ۲۰۰۰ء کے حکومت کے حکمنامہ کا ذکر کرتے ہوئے اس پالیسی کو غیر قانونی ثابت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت مہاراشٹر نے جو ۱۰۰ کروڑ روپیہ اقلیت کے لئے مختص کیا ہے اس رقم کو اقلیتی نان گرانٹ اداروں پر خرچ کرنے کو سچر کمیٹی سفارش کی جانب پہلا قدم قرار دیا ہے۔ اردو میڈیم اسکول شروع کرنے کیلئے منسلک ادارے سال میں جس وقت چاہے اس وقت پر پوزل داخل کرنے کے تعلق سے سرکاری حکم نامہ اور قوانین کا حوالہ دیا ہے۔ موصوف نے ۲۱/جولائی ۲۰۰۸ء کو حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ National Commission for Minority Edu. Institutions Act 2004 کے تحت تقرر شدہ کمیشن کے دس کے قریب فیصلہ جات پر حکومتِ مہاراشٹر کے محکمۂ تعلیم نے اب تک عمل نہیں کیا۔ آگے انھوں نے ایکٹ 2001 (Bill2004/Maha. Act No.8) جس میں اقلیتی اداروں پر ریزرویشن کے تعلق سے آئینِ ہند اور قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ آئین بننے سے لے کر آج تک قوانین کے بل یا ڈرافت پر ہاؤس میں کسی مسلم لیڈر نے اس طرح قانونی نکات پر مبنی مطالبات رکھے ہوتے تو آج آئین میں کیا، نیشنل اور ریاستی کمیشن میں کیا، اور ہم سے تعلق قوانین میں کیا، ہر جگہ ہمارے لئے کچھ ٹھوس بات ہوتی۔

گذشتہ ۵،۶ سالوں سے اردو ٹائمز کے ذریعے اَن گِنَت آرٹیکل میں قانون، سرکاری احکامات اور عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں اقلیت کے تعلق سے حوالہ دے کر بہت کچھ لکھا جاتا رہا ہے لیکن کسی کے کان پر جوٗ تک نہ رینگی۔ کسی مسلم قائد نے کبھی اس تعلق سے سرسری تحقیق تک نہ کی۔ جناب حبیب فقہی صاحب پہلے شخص ہیں جو گذشتہ سال سے محض اردو ٹائمز میں شائع شدہ آرٹیکل کی بنا پر اکثر و بیشتر قانونی نکات کے تعلق سے تحقیق کرتے آرہے ہیں اور تمام تر دستاویز کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔ قانون حقِ معلومات کے ذریعے حکومتِ مہاراشٹر کے بیوروکریٹس کے ذریعے مسلمانوں کے استحصال کے تعلق سے معلومات لے کر کھلے عام اس کی تشریح کرتے آرہے ہیں اور حکومت کی توجہ ان مسائل پر مبذول کرانے میں کوشاں ہیں۔ ان صاحب نے منترالیہ میں ۱۸/اگست ۲۰۰۸ء کو Law Secretary, Education Secretary, Minority Department Secretary کے افسران پر مشتمل ایک میٹنگ کا انعقاد کروایا اور اردو ٹائمز میں شائع شدہ آرٹیکل کے بہت سارے نکات پر قانونی اعتبار سے بحث ومباحثہ کیا۔

میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑی سی اور بے باکی کا مظاہرہ کر کے نر ڈانا شہر جیسے واقعات پر Maha. State Minority Commission Act, 2004 کے Section 10 پر مکمل اور سنجیدگی سے مطالعہ کر کے ہمارے مسائل مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن کے ذریعے حکومت تک پہنچانے میں ایک عام سپاہی کی طرح مدد کرے۔ نرڈانہ جیسے واقعات جہاں کہیں بھی ہو ضروری نہیں کہ صرف مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن ہی تحقیق کرے بلکہ برسرِ اقتدار پارٹی کے دونوں مائناریٹی سیل کے ریاستی صدر تھوڑی سی عُلُوِ ہمّت جُٹا کر اگر کچھ کرنا چاہے تو بہت کچھ ہو سکتا ہے یہ اور بات ہے کہ ان کی کرسیوں کو کچھ خطرہ لاحق ہے لیکن وَ تعِزُّ مَن تشاء وَ تُذِلُّ مَن تشاء۔ آخر مسلمان کا ایمان ہے کہ عزّ وجاہ اُس عزّ وجلّ کے ہاتھ میں ہی ہے۔